اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۲ ؍؍
سہ ماہی ۶ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍

فی پرچہ ۱ ؍

۲۰؍ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۱۴؍ اخاء ۱۳۲۸ ہش	۱۴؍ اکتوبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۳۵

—— لاہور ۱۴؍ اخاء۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ "الحمد للہ۔ کل کی نسبت طبیعت بہت بہتر ہے"۔ احباب خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں۔

—— سیدہ ام متین کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جارجیا کے ۱۷ ہزار یونانی باشندوں کو بے گھر کر دیا گیا

ایتھنز ۱۳؍ اکتوبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی جمہوریہ جارجیا میں ۱۷ ہزار یونانی باشندوں کو ان کے گھروں سے نکال کر کیسپین کے قریب زبردستی مزدوری پر لگا لیا گیا ہے یونانی حکومت نے اس سلسلے میں جتنے بھی احتجاج کئے۔ حکومت روس نے ان میں سے ایک کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ حالانکہ ان میں سے دو ہزار کے پاس اب بھی یونان کے پاسپورٹ ہیں۔

روس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۱۳؍ جون کو ان کو گرفتار کر کے ۷۰ ویگنوں میں بند کر کے زبردستی جنوبی کاشتستان میں پہنچا دیا گیا۔ اب وہ گارے اور کیچڑ کی بنی ہوئی جھونپڑیوں میں رہتے ہیں۔ اور ان سے بلا مزدوری زبردستی کھیتوں پر کام لیا جاتا ہے۔ مبصروں کا کہنا ہے کہ اگر ان سے یہی سلوک جاری رہا۔ تو وہ سردیاں نہیں کاٹ سکیں گے۔

عراق و شام کے اتحاد کی تائید

بغداد ۱۳؍ اکتوبر۔ کل یہاں عراقی حزب مخالف کے لیڈر شیخ محمد رضا الصبح نے عراق و شام کے اتحاد کے موضوع پر تبصرہ کرتے ہوئے جریدہ "الزمان" کو بتایا۔ آجکل عرب ممالک جس امتحان و ابتلاء میں سے گزر رہے ہیں۔ تاریخ عرب میں آج تک انہیں کبھی ایسے ابتلاء سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ آپ نے کہا۔ یہ خیال گو نیا ہے۔ مگر در اصل نیا نہیں۔ تاہم اس کا سوائے اس کے کوئی مقصد نہیں۔ کہ مشرق کے دفاعی سسٹم کو قوی کیا جائے جس کا آج کل خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ اس تجویز نے ابھی سرکاری شکل نہیں لی۔ اور شاید ابھی محض تجویز ہی سمجھا جائے۔ لیکن بہرحال یہ مناسب غور و خوض ہی سے منزل پر چڑھائی جائے گی۔ آپ نے

بردی کی روک تھام کے لئے

لاہور ۱۳؍ اکتوبر۔ ضلع جہلم میں بردی کی روک تھام کے لئے محکمہ امداد باہمی کی ۸ ... زمینی اور ۷ ایجنسیاں کام کر رہی ہیں۔ ایک یونین کا قیام بھی عمل میں لایا جا چکا ہے۔ تاکہ بل ڈوزر خرید کر بردی سے انتہائی متاثرہ زمین کو زیر کاشت لایا جا سکے۔ یاد رہے۔ کہ گزشتہ ۲۵ سال میں اکیلے ضلع جہلم کی ۵۰ ہزار ایکڑ زمین بنجر ہو چکی ہے۔ اس سلسلے میں اب تک جو تجربے کئے گئے ہیں۔ کہ ایک بل ڈوزر یعنی مشینی ہل سے جس کی لاگت ... روپے ہے۔ ۲۵ ایکڑ زمین کو ۱۲۹ گھنٹوں میں ... کیا جا سکتا ہے۔

مشرقی پاکستان میں بہت جلد پٹ سن کے تین کارخانے قائم کئے جائیں گے

چاٹگام ۱۲؍ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے آج ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کا پاکستان کی تجارت کے راستے میں روڑے اٹکانا کوتاہ بینی کی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ اور مجھے خطرہ ہے۔ کہ اس سے اسے خود ہی نقصان پہنچے گا۔ آپ نے مشرقی بنگال کے عوام کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کے تمام وسائل کو ترقی دینے کی سکیمیں زیر غور ہیں۔ عنقریب ملک ہر شعبے میں اپنی ضرورت آپ پورا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ مشرقی پاکستان میں پٹ سن کے تین کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ جن کے لئے بہت جلد مشینری کا آرڈر دیا جائے گا۔ اور اگر ضرورت پڑی تو حکومت پٹ سن کے کاشتکاروں کا تمام خام مال خود خرید لیگی پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ پاکستان کسی ملک پر زبردستی قبضہ کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن آج کل چونکہ وہ مخدوش اور فساد زدہ علاقوں میں گھرا ہوا ہے۔ لہذا ہمیں بے حد نظم و ضبط اتحاد اور یک جہتی کی ضرورت ہے۔ آپ نے آخر میں کہا۔ پاکستان اور برما کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ حکومت برما اراکان کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔

انتخابات ہوں گے

قاہرہ ۱۳؍ اکتوبر مصر کے وزیر اعظم حسین سری پاشا نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ مصر میں عام انتخابات اسی سال کئے جائیں گے۔

انتخابات نہیں ہوں گے

لندن ۱۳؍ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ میں اس سال عام انتخابات نہیں ہوں گے۔

حکومت اسرائیل عرب مہاجرین کی واپسی اور بحالی پر گفتگو کیلئے تیار نہیں ہوئی

مجلس اقوام کے مقررہ مشن کی طرف سے انتہائی مایوسی کا اظہار

لندن ۱۳؍ اکتوبر۔ مجلس اقوام نے مشرق وسطی کے اقتصادی جائزے کے لئے جو مشن مقرر کیا تھا۔ اس کے صدر نے اپنی رپورٹ میں عرب مہاجرین کے سلسلے میں یہودیوں کے سلوک پر انتہائی مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ اپنی اس پیشکش پر بھی خلوص سے قائم نہیں جو انہوں نے گذشتہ جولائی میں کی تھی۔ کہ وہ ایک لاکھ مہاجرین کو واپس لے آئیں گے۔ ان کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی حکومت نے تمام ان امور پر گفتگو کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جو عرب مہاجرین کی بحالی سے متعلق ہیں اور صرف نمائشی طور پر ایک عام صلح کے متعلق گفتگو کے لئے تیار رہی۔

تل ابیب میں روزنامہ لنڈن ٹائمیز کے نامہ نگار کا کہنا ہے۔ کہ جولائی والی اسرائیلیوں کی پیشکش محض امریکہ کی ہمدردی حاصل کرنے کا ایک بہانہ تھا۔ اور اب انہی جبکہ انہوں نے اس پیشکش کو واپس نہیں لیا۔ اگر امریکہ صحیح طور پر دباؤ ڈالے تو وہ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ نامہ نگار کا کہنا ہے۔ کہ اسرائیلی مہاجرین کی املاک کی تلافی کے سلسلے میں کتابی اندراجات سے آگے نہیں بڑھے۔ وہ کہتے ہیں کہ عربوں نے خود ہی اعلان جنگ کیا تھا۔ لہذا انہیں اس سودے کا خسارہ بھگتنا چاہیئے۔ نامہ نگار کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ اگر حساب ہوا تو کوئی عجب نہیں۔ شاید عربوں کا بہت کم حساب اسرائیل کی طرف نکلے۔ مشن اب بیروت میں اپنی رپورٹ تیار کر رہا ہے۔ اور شاید اب پھر بغداد اس کی تکمیل تک نہ جائے۔ اور لبا ممکن ہے۔ کہ جدہ بھی نہ جائے۔ عبوری رپورٹ میں ان مہاجرین کا بھی تذکرہ ہوگا۔ جنہوں نے شرق اردن میں پناہ حاصل کی ہے۔ (دستار)

ص ... رکھا۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اتحاد میں طاقت ہے۔ اور خاصکر جب اسے عرب ممالک کی لیگ کے اصولوں یعنی صلح اور استحکام کی بنیادوں پر استوار کیا جائے گا۔

اب ۱۶ گنا تیل نکلتا ہے

چکوال ۱۳؍ اکتوبر۔ برما شیل آئل کمپنی نے جوئیہ تحقیق کے سلسلے میں دوسرا آزمائشی کنواں کھودا ہے۔ اس سے اب ۱۶ گنا تیل نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ اب اس میں سے ۱۲ سو پیپے روزانہ تیل نکلتا ہے۔ جبکہ پہلے صرف ۱۰۰ پیپے تیل نکلتا تھا۔ ابھی مزید آزمائشی تدابیر جاری ہیں۔

ایک ضروری اطلاع

لاہور ۱۳؍ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں عوام کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ حکومت مغربی پنجاب کے انڈر سیکرٹری اور بحالیات کمشنر کے دفاتر ریذیڈنسی سے ۱۲ ایجرٹن روڈ پر منتقل ہو گئے ہیں۔ لہذا ریذیڈنسی سے جو لاری جائزہ کے لئے چلتی تھی۔ وہ اب وہیں سے یعنی ۱۲ ایجرٹن روڈ لاہور سے ہی روانہ ہوا کرے گی۔

آمد میں چالیس فیصدی اضافہ

نیویارک ۱۳؍ اکتوبر۔ تعداد و شمار کے عمیق جائزے سے پتہ چلا ہے۔ کہ امریکہ میں ایک عام آدمی کی آمدنی جو ... تھی۔ آج اس میں چالیس فی صدی کا اضافہ ہو چکا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

کوائف ربوہ

از مکرم شیخ محمد الدین صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ربوہ۔

۱۹ ستمبر: جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ تشریف لائے تو دوسرے دن حضور نے مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ مرزا عزیز احمد صاحب و مکرم جناب امیر صاحب مقامی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب و دیگر احباب کی معیت میں بستی ربوہ کا ملاحظہ فرمایا بازار بھی دیکھا جو ۴۸ دوکانوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے سوائے چار دوکانوں کے جو عارضی چھپروں میں قائم ہیں۔ دیگر کوارٹروں کی طرح ایک کمرہ دوکان کے لئے اور ایک کمرہ معہ صحن دوکانداروں کی رہائش کے لئے ہے۔

کوشش کی گئی ہے کہ ہر چیز کی دو دو دکانیں ہوں۔ حضور نے ملاحظہ بازار کے وقت خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے دوکانوں کی اصلاح کے بارے میں بعض ہدایات دیں، جنہیں عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

(۲) مغرب کی نماز کے بعد حضور عشاء تک مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔ اور حاضر احباب سے بے تکلفی سے مختلف امور کے متعلق باتیں کرتے رہے۔ مکرم امیر صاحب سے فرمایا۔ کہ مسجد میں اس بات کا اہتمام رکھنا چاہیئے۔ کہ احباب مسجد میں ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی بجائے تسبیح و تحمید درود شریف اور ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ اور اس غرض کے لئے ہر مسجد میں ایک محتسب مقرر ہونا چاہیئے۔ یہ معلوم کر کے کہ مساجد میں نمازوں میں شمولیت کی وجہ سے رونق ہے فرمایا کہ پنجگانہ نماز کی ادائیگی کافی نہیں، ان سب کو تہجد کا بھی عادی بنانا چاہیئے۔ ہر گھر پر جا کر جگانے کا انتظام ہو۔ چنانچہ حضور کے لاہور تشریف لے جانے پر مکرم امیر صاحب نے احباب ربوہ کو خطبہ جمعہ میں اس موضوع پر مخاطب کیا، اور نماز جمعہ کے بعد محتسبان مساجد کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ اور نماز تہجد کے لئے بذریعہ گھنٹی جگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس انتظام کا یہ نتیجہ ہوا ہے، کہ مساجد میں احباب ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اور پہلے کی نسبت تہجد پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان دنوں حضور کی توجہ جماعت کی روحانی اصلاح کی طرف بہت زیادہ ہے۔ اور احباب ربوہ جیسے چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں ان میں غیر معمولی احساس پیدا ہو رہا ہے۔

(۳) گزشتہ دو ہفتوں سے آرہ مشین لگ چکی ہے۔ اور لکڑی کی چرائی کا کام شروع ہے۔ آٹا مشین تا حال چالو نہیں ہوئی۔ اس کے لئے بھی سعی کی جا رہی ہے۔

(۴) دفتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کا بیشتر حصہ پایہ تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔ صرف کچھ دروازے لگنے باقی ہیں۔ اور دفاتر کی تقسیم عمل میں لائی جا چکی ہے۔

(۵) ریلوے لائن کے پار بلاک ب میں تحریک جدید کے ۴۰ کوارٹروں میں سے مزید ۱۸ کوارٹر پایہ تکمیل کو پہونچ چکے ہیں۔ اور ان میں متعلقہ کارکنان کو منتقل کیا جا رہا ہے۔

(۶) دھوبی کے لئے احباب ربوہ کو تکلیف تھی۔ دھوبی چنیوٹ سے آتا تھا نرخ بھی گراں تھا۔ اس وقت مقامی انجمن کی کوشش سے قادیان کے ایک دھوبی کو اس جگہ آباد کر لیا گیا ہے۔ مگر کام کی زیادتی کی وجہ سے ایک اور دھوبی کی ضرورت ہے۔ اگر قادیان کے دھوبیوں میں سے کوئی صاحب اس جگہ آکر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ تو امور عامہ سے اس بارے میں خط و کتابت کریں۔ ہر جگہ احباب اپنی اپنی جگہ پر اگر ایسے مہاجرین پائیں تو انہیں تحریک کریں۔

(۷) ایندھن کی تکلیف ابھی تک بدستور قائم ہے۔ اس بارہ میں امور عامہ کوشش کر رہا ہے۔ جونہی .R.S. سٹیشن قائم ہو گیا۔ اور مال گاڑیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گا۔ تو باہر سے خشک ایندھن لانے کی تجویز مد نظر ہے۔

(۸) عید الاضحیہ کے موقعہ پر مندرجہ تعداد میں قربانی ہوئی۔

گائے ۱ عدد بکری و دنبہ ۲۶ عدد

(۹) جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ڈاک خانہ کھل گیا ہے۔ مگر منی آرڈروں کی ادائیگی اور وصولی کا انتظام اس وجہ سے نہیں ہوا تھا۔ کہ ضروری فارم رجسٹر اور مہریں اور تاریخوں کے ہندسے نہیں پہنچے تھے۔ خط و کتابت سے نتیجہ پیدا نہ ہوتا دیکھ کر مکرم ناظر صاحب امور عامہ کو بذات خود لاہور جانا پڑا۔ جس کے نتیجہ میں فارم رجسٹر تو پہونچ گئے۔ مگر مہریں اور ہندسے نہیں پہونچے۔ اس اثناء میں تقریباً ۴۰ ہزار روپیہ کے منی آرڈر حصول اور ادائیگی کے لئے زیر تعمیل ہیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر ۷ اکتوبر کو مکرم ناظر صاحب امور عامہ جنرل پوسٹماسٹر صاحب لاہور سے ملے۔ اسپر انہوں نے اہتمام دکھایا اور اسسٹنٹ پوسٹماسٹر جنرل کو اس بارے میں تاکید کی۔ بیشتر حصہ مہروں اور تاریخ کے ہندسوں کا پہونچ چکا ہے۔ پوسٹ ماسٹر جنرل کو کل ۱۰/۹ شکریہ کا تار دیا گیا۔ اور مزید باقی ماندہ حصہ کی تکمیل کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

منی آرڈروں کی وصولی اور ادائیگی کا کام اب شروع ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہم افسران بالا کے تہ دل سے شکر گزار ہیں۔

نہ عمل میں عزمِ حسینؓ ہے نہ نوا میں سوزِ بلالؓ ہے

یہ تری نظر کا فریب ہے یہ فریبِ دل کا کمال ہے
جو حریف کو یہ سمجھ لیا کہ وہ رازدارِ وصال ہے

تو روایتوں میں الجھ گیا۔ یہ سکوں نہیں یہ جمود ہے
اسے کیسے رنگِ وفا کہوں نہ جلال ہے نہ جمال ہے

یہ ستم نہیں تو ہے اور کیا کہ تو حرص و آز میں کھو گیا
وہ خدا سے لو کے معاہدوں کا نہ خواب ہے نہ خیال ہے

تو سکوں سمجھ کے جو سو گیا۔ ہوئیں گم ہی کی وہ پورشیں
کہ ہے رنگِ راستی زرد سا۔ رخِ صدق پر بھی ملال ہے

یہ درِ حبیب سے بُعد کی نہیں گر سزا۔ اسے کیا کہوں
وہاں لطفِ عام کا دور ہے۔ تہی میرا جامِ سفال ہے

کبھی آپ اپنا محاسبہ بھی کیا ہے مستِ مئے خودی
رخِ صبح پر یہ سیاہیاں تری لغزشوں کا مآل ہے

کبھی سوچ ثاقبِ حیلہ جُو۔ کوئی زندگی ہے یہ زندگی
نہ عمل میں عزمِ حسینؓ ہے نہ نوا میں سوزِ بلالؓ ہے۔

(ثاقب زیروی)

سیکرٹریانِ مال اور ترسیل منی آرڈرز

پوسٹ آفس ربوہ میں انتظامات کی کمی کے باعث ۱۴ سے آخر ستمبر تک کے ہر قسم کے چندوں کے منی آرڈروں کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول نہیں ہوئیں۔ اس وجہ سے اس ماہ میں تدریجی بجٹ کے مطابق پورا چندہ وصول ہونے والی جماعتوں کا صحیح علم نہیں ہو سکا۔

گزشتہ ماہ ۵۵۰ جماعتوں میں سے صرف ۵۰ جماعتوں نے اپنا چندہ تدریجی بجٹ کے مطابق داخل خزانہ کروا دیا تھا۔ یہ تعداد جماعت کی وسعت کے لحاظ سے بہت ہی تھوڑی ہے۔ مقامی عہدہ داران اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ مالی سال کا چھٹا مہینہ گزر رہا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بڑی جد و جہد کی ضرورت ہے۔ اگر بقایا کی روک تھام نہ کی گئی۔ تو سال کے آخری حصہ میں اس کمی کو پورا کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جائے گا۔

گزشتہ ماہ کی فہرست میں جماعت سیالکوٹ اور اوکاڑہ کا نام طبع ہونے سے رہ گیا تھا۔ ان دونوں جماعتوں کی طرف سے بھی بجٹ کے مطابق وصول ہوئی تھی۔

(نظارت بیت المال)

روزنامہ الفضل لاہور
۱۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء

کمیونزم اور اسلام

(۲)

طاہر دانیال صاحب دیوبندی اپنے مقالہ میں جو آپ نے آفاق میں "معاشی مساوات کے اصولوں کو اپنانے کی ضرورت" کے زیر عنوان شائع کیا ہے۔ اور جس کے متعلق ہم نے گذشتہ دو روز ہوئے الفضل میں کچھ عرض کیا تھا فرماتے ہیں:-

خلافت راشدہ اور عمر ابن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کے عہد امارت کو چھوڑ کر (کہ ان کی نظیر تو اشتراکی ممالک بھی پیش نہیں کر سکتے) مسلمانوں کی کوئی بھی شخصی حکومت اشتراکیت کی تجربہ گاہ عظمےٰ روس کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ یہ میرے عقیدت مندانہ جذبات نہیں بلکہ تاریخ کی روشنی میں کہہ رہا ہوں"۔

بفرض محال اگر مسلمانوں کی کوئی بھی شخصی حکومت اشتراکیت کی تجربہ گاہ عظمےٰ روس کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو بھی اشتراکی مساوات کے اصول ضرور اپنا لینے چاہئیں۔ آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ خلافت راشدہ اور عمر ابن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کے عہد امارت کی نظیر تو اشتراکی ممالک بھی پیش نہیں کر سکتے۔ اب خلافت راشدہ اور عمر ابن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا عہد امارت بہترین اسلامی عہد سمجھا جاتا ہے۔ اور اس طرح خود مقالہ نگار بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ ان عہدوں میں جو معاشی مساوات کے اصول رائج تھے۔ وہ بہترین تھے۔ اور یہ اصول اسلامی اصول تھے۔ اگر تاریخ اسلام میں ہم کو ایسے عہدوں کا نشان ملتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اسلامی اصول بہر حال مقالہ نگار کی دانست میں بھی اشتراکی اصولوں سے بہتر ہیں۔ ایسی صورت میں اس بات پر زور دینا کہ مسلمان اشتراکی اصول کو اپنالیں کہاں تک عقلمندی کہلا سکتا ہے؟

حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ اسلامی مساوات کے اصول کمیونزم کے اصولوں سے بدرجہا بہتر ہیں کیونکہ اسلام نے معاشی حل محض مادہ پرستی کی تنگ نظری سے نہیں کیا۔ بلکہ اسلام نے انسان کی پوری زندگی کو مدنظر رکھ کر معاشی مساوات کے اصول وضع کئے ہیں۔ اسلامی مساوات کے اصولوں کو ہیگل اور مارکس کے اصول تضاد یا جدلی فلسفہ سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ خلفائے راشدین نے کسی فلسفہ کی پیروی ہی نہیں بلکہ محض اس لئے اسلامی مساوات کے اصولوں کو اپنا لیا تھا کہ ان کے نزدیک یہ اصول اللہ تعالےٰ نے جس نے انسانی فطرت کو بھی وضع کیا ہے۔ بنائے ہیں اور چونکہ یہ ایک ایسی ہستی کے بنائے ہوئے ہیں۔ جو علیم و حکیم ہے۔ اس لئے ان میں کوئی نقص نہیں ہو سکتا۔ اور انسانی زندگی کے لئے یہی بہترین اصول ہیں۔

یہی نہیں کہ خلفائے راشدین نے ان اسلامی اصولوں کو خیالی طور پر مان لیا تھا۔ بلکہ خود مقالہ نگار صاحب بھی جو تاریخ کی روشنی میں فرما رہے ہیں جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے ان اصولوں پر عمل کر کے دکھا دیا تھا۔ اور تاریخ دنیا میں ایک ایسا روشنی کا مینار استادہ کر دیا ہے۔ جس سے ہر ایک صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی حاصل کر سکتا ہے۔ خلفائے راشدین نے خود ان پر عمل کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ اصول قابل عمل ہیں۔ اور خود مقالہ نگار صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے۔ تو تاریخ کی روشنی میں ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ ان پر عمل کرنے والی حکومت اشتراکیت کی تجربہ گاہ عظمےٰ روس کی حکومت سے بھی بہتر ہے۔

اگرچہ تاریخ کی روشنی میں یہ سراسر غلط ہے کہ مسلمانوں کی کوئی بھی شخصی حکومت اشتراکیت کی تجربہ گاہ عظمےٰ سوویٹ روس کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ تاریخ کی روشنی میں تو مسلمانوں کی کی غیر مسلموں کی بعض حکومتیں بھی سوویٹ روس کی موجودہ اشتراکی حکومت سے کئی وجوہ سے بدرجہا بہتر ثابت کی جا سکتی ہیں لیکن بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ سوویٹ روس کی موجودہ اشتراکی حکومت مسلمانوں کی شخصی حکومت سے بہتر ہے۔ تو اس سے یہ کس طرح نکلتا ہے کہ ہم اسلامی اصولوں کی بجائے جو خلافت راشدین اور حضرت عمر بن عبد العزیز کے عہد امارت میں کامیابی سے زیر عمل لائے گئے تھے۔ جس کا چمکتا ہوا ثبوت تاریخ کی روشنی میں ملتا ہے۔ اور جس کا اشتراکی ممالک کی حکومتوں سے بہتر ہونا خود مقالہ نگار کے نزدیک بھی مسلمہ ہے۔ ہاں ان اسلامی اصولوں کی بجائے کمیونزم کے مساوات کے اصول کیوں اپنالیں۔ اور مسلمانوں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ خلافت راشدہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ عہد امارت کی بجائے سوویٹ روس کی ملحدانہ حکومت کے طرز عمل کو اختیار کریں۔ جو اسلام کے بنیادی اصول ایک واحد اللہ تعالےٰ پر یقین کے خلاف نہ سہی۔ اس سے بالکل بے نیاز ہو کر محض محدود نقطۂ نظر سے مساوات کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

یہ بات سمجھنے کے قابل ہے کہ اسلام ہرگز ایسی مساوات کا قائل نہیں ہے۔ جو جدلی فلسفہ کی بناء پر محض دنیاوی دانشمندی کے نقطۂ نظر سے مساوات سمجھی جاتی ہے۔ اسلامی مساوات فطرت کے مطابق ہے۔ جو پوری زندگی کو اور فطرت کے گہرے اصولوں کو مدنظر رکھ کر فاطر السموات والارض متعین کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اشتراکی مساوات محض ایک محدود عقل کا کارنامہ ہے۔ جو زندگی کے صرف ایک "معاشی" پہلو کے محدود نقطہ نظر سے حل کیا گیا ہے۔ اور اس لئے وہ ایک محض مشینی قسم کا سوال بن گیا ہے۔ جو چپہ چپہ پر فطری اصولوں سے ٹکرا سکتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ اصول اتنا تنگ ہے۔ کہ اس میں انسانی زندگی کا کوئی پہلو سما ہی نہیں سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ پورا اشتراکی نظریہ ابھی تک خواب و خیال کے عالم سے باہر قدم نہیں رکھ سکا۔

ہم نے ابھی ابھی عرض کیا تھا کہ سوویٹ روس کی اشتراکی تجربہ گاہ عظمےٰ کو مسلمان شخصی حکومتوں سے بہتر کہنا بھی سراسر غلط ہے۔ جس حکومت میں افراد کی جان سراسر حکومت کے ہاتھ میں کر دی جائے اور حکومت کی باگ ڈور ایک واحد شخصیت کے آمرانہ ہاتھوں میں ہو اسکو دنیا کی کسی خود مختار سے خود مختار بادشاہ کی حکومت سے بھی تشبیہ دینا تاریخ کی روشنی میں نہایت بےباکانہ جسارت ہے۔ مقالہ نگار نے اگر اسلامی تاریخ کا مطالعہ غور سے کیا ہے۔ تو اسکو ایسے واقعات کثرت سے ملے ہوں گے۔ کہ جب ایک خدا کے بندے نے سر دربار با جبروت سے باجبروت بادشاہ کے اعمال پر جارحانہ تنقید کی۔ تو بادشاہ کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ کیا سٹالین کے حضور میں اس طرح کی گستاخی کوئی بڑے سے بڑا کمیونسٹ بھی کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ مقالہ نگار کی نظر سے کمیونسٹوں کی تاریخ میں گزرا ہو۔ تو برائے ازدیاد علم پیش کیا جائے۔ جس حکومت میں فرد کی کوئی قیمت ہی نہیں۔ جس حکومت میں انسان کو چیونٹی اور شہد کی مکھی جتنی بھی آزادی حاصل نہیں۔ اس حکومت کو دنیا کی کسی بدترین حکومت کے سامنے بھی مقابلہ کے لئے پیش کرنا کتنا افسوسناک ہے

ایک چیونٹی ایک شہد کی مکھی پر بھی ویسی روک نہیں کہ وہ اجتماعی ذخیرہ کے لئے سٹھائی یا شہد اکٹھا کرتے وقت اپنی ضیافت طبع نہ کر سکے۔ لیکن کمیونزم کے اصولوں کے مطابق ایک پھل جمع کرنے والا کمیونسٹ اگر ایک دانہ بلا حساب اپنے استعمال میں لے آئے۔ تو یہ خلاف قانون ہوگا۔ کیا نہیں؟

بے شک بعض کمیونسٹ خیال لوگ اس نتیجہ پر ہنسیں گے لیکن کیا جدولی فلسفہ پر جو کمیونزم کی عمارت کی جانی چاہیئے۔ اس کے ماحول میں یہ نتیجہ غیر متوقع ہے؟ مقالہ نگار نے اپنے مقالہ کے اختتام پر فرمایا ہے۔

> ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر بھی ہم مسلمان ہی رہیں گے۔ کیا روس چین اور دوسرے اشتراکی ممالک کے کروڑوں مسلمان ان اصولوں پر یقین رکھنے اور عمل کرنے سے مسلمان نہیں رہے۔

خود مقالہ نگار ہی بتائیں کہ تاریخ کی روشنی میں یہ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص کمیونزم اور اسلام دونوں پر ایک وقت ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور اگر ان علاقوں کے مسلمان جدولی فلسفہ کو سمجھ کر اور اس پر ایمان لا کر کمیونسٹ بنے ہیں۔ تو یقیناً وہ مسلمان نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ ایک مسلمان "عقل اور فلسفہ" کا کبھی پرستار نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وہ جدولی فلسفہ پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو ان کو کمیونزم کے اصولوں پر دل سے عامل کہنا ہی غلط ہے۔ کوئی مسلمان دل سے کمیونزم کے اصولوں پر عامل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب ان کے سامنے خلافت راشدہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا عہد امارت راہنمائی کے لئے موجود ہے۔ تو انہیں کمیونزم کی مصنوعی مساوات کے اصولوں پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے۔

۲۰ تاریخ یاد رہے

عہدہ داران مال کی خدمت میں بطور یاددہانی عرض ہے۔ کہ مرکزی چندوں کی رقوم کا ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دینا ان کا فرض ہے۔ اور کوئی رقم بغیر منظوری نظارت بیت المال روکی نہ جائے۔ تمام مرکزی رقوم بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ آنی چاہئیں۔

(نظارت بیت المال)

رسالہ "مقامات النساء فی احادیث سید الانبیاء" کا دیباچہ

(رقم فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے تعطیلات موسم گرما میں عاجز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث کریمہ میں سے ایسی سو احادیث کا مجموعہ ترجمہ و تشریح کے ساتھ مرتب کیا۔ جن میں عورتوں کا مقام بلحاظ ماں۔ بہن۔ بیوی۔ بیٹی۔ بہو اور ایک عام خاتون کے مذکور ہے میں نے یہ مجموعہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی خدمت میں بغرض اصلاح و مشورہ پیش کیا آپ نے درد نقرس اور بے حد مصروفیت کے باوجود اس مجموعہ پر گہری نظر ثانی فرما کر موقعہ بموقعہ اصلاح بھی فرمائی ہے۔ اور از راہِ شفقت اس رسالہ کا دیباچہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ جو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ یہ رسالہ زیر طبع ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ انشاء اللہ اسے کتابت۔ کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب بنایا جائے گا میں تمام جماعتوں اور احباب سے بالخصوص لجنہ ہائے اماء اللہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ابھی سے اس رسالہ کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔ (خاکسار ابو العطاء جالندہری۔ احمد نگر۔ جھنگ)

مجھے خوشی ہوئی ہے۔ کہ محترمی مولوی ابو العطاء صاحب فاضل سابق مبلغ ملک شام و فلسطین۔ حال پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مجھے اپنی اس جدید تالیف "مقامات النساء" کا مسودہ دیکھنے اور حسب ضرورت مشورہ دینے کا موقعہ عطا کیا۔ اسلام میں عورت کا مقام ایک بلند مقام ہے کیونکہ یہی وہ قابل قدر وجود ہے۔ جس کی گود میں قوم کے نونہال پرورش پاتے اور قومی قیادت کی آئندہ باگ ڈور سنبھالنے کے قابل بنتے ہیں۔ پس خواہ اس کے بعض افراد اپنے مقام سے گر جائیں۔ عورت اپنی ذات میں ضرور ایک نہایت درجہ قابل قدر اور قابل عزت وجود ہے۔ اور مردوں کی یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اس کی تقدیس کو قائم رکھیں ورنہ یہ وہ کلہاڑا ہوگا۔ جو خود ان کے پاؤں پر لگ کر انہیں ہمیشہ کے لئے اپاہج کر دیگا

اسلام سے قبل عورت ایک پست وجود سمجھی جاتی تھی۔ جس کے نہ تو کوئی حقوق محفوظ تھے اور نہ ہی اس کی ذمہ داریاں معین کی گئی تھیں۔ اسلام نے اس وجود کو مٹی سے اٹھا کر صرف ایک معین شکل ہی نہیں دی۔ بلکہ ایک دلکش اور قابل قدر وجود بنا دیا اس نے مرد کا حق معین کیا۔ تاکہ وہ عورت کے حقوق پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔ اور دوسری طرف اس عورت کے حقوق کی بھی داغ بیل قائم کی۔ تاکہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کر سکے۔ اور اپنے دائرہ عمل سے باہر دھکیلے جانے پر مقابلہ کے لئے تیار رہے یہ تمیز اس لئے بھی ضروری تھی۔ کہ خالق فطرت نے مرد و عورت کو اپنی تفصیلات میں علیحدہ علیحدہ دماغی قویٰ اور علیحدہ علیحدہ قلبی جذبات کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے۔ کہ دونوں کو ان کے اپنے اپنے دائرہ عمل میں کھڑا رکھ کر اُن سے قومی ترقی میں بہترین خدمت لی جائے۔ جس طرح ایک چوکور سوراخ کو ایک گول لکڑی پوری طرح بند نہیں کر سکتی۔ اسی طرح نہ ایک مرد پوری طرح عورت کی جگہ لے سکتا ہے۔ اور نہ ایک عورت کامل طور پر مرد کی قائم مقام بن سکتی ہے۔ ہاں چونکہ دونوں میں ایک بڑا حصہ مشترک قویٰ اور مشترک جذبات کا رکھا گیا ہے۔ اس لئے انسانیت کی کامل ترقی لازماً دونوں کے تعاون اور اتحادِ عمل کے نتیجہ میں ہی مقدر ہے۔ اور اسی حکیمانہ نظریہ کے ماتحت اسلام نے اپنے احکام جاری فرمائے ہیں۔

تفصیلات اور مستثنیات کو الگ رکھتے ہوئے اسلام نے مرد کو عموماً سیاست۔ اور قیام امن اور فرائض رزم گاہ کے مناسب تفویض کئے ہیں۔ یہ گویا فیلڈ کی ڈیوٹی ہے۔ مگر کوئی فیلڈ ایک پختہ اور منظم بیس (BASE) کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور بیس کا انچارج عورت کو مقرر کیا گیا ہے یعنی مسلمان بیوی کو بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان کے دل اور دماغ اور جسم کو ان کے آئندہ فرائض کے لئے تیار کرنا۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ لڑکیوں کی اچھی تربیت پر جنہوں نے آگے جا کر قوم کی مائیں بننا ہوتا ہے۔ اسلام نے انتہائی زور دیا ہے۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ جس طرح میدان جنگ کے زخمی سپاہی علاج معالجہ کے لئے "بیس" میں واپس بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اسلام نے بھی زخمی مسلمانوں کی دیکھ بھال میں عورت کو نمایاں حصہ دیا ہے۔

مگر افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں عیسائی اقوام کی اندھی تقلید مسلمانوں میں بھی ایک گونا لغاوت کا رنگ پیدا کر رہی ہے۔ اور مرد و عورت کی اندرونی حدود کو توڑ کر جو سراسر حکمت پر مبنی ہیں بلا سوچے سمجھے عورت کو مرد کے دائرۂ عمل میں داخل کیا جا رہا ہے۔ یہ میلان یقیناً دونوں کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔ اور سب سے بڑھ کر قوم کے لئے تباہ کن ہے۔ اور فطری طریق وہی ہے۔ جو اسلام سکھاتا ہے۔ جو ہر فریق کے حقوق اور ذمہ داریاں معین کر کے حکم دیتا ہے۔ کہ اپنے اپنے دائرہ میں رہ کر اپنے اپنے حصہ کار کو ترقی دو۔ لیکن جو حصہ مشترکہ نوعیت رکھتا ہے۔ اس میں دونوں مل کر کام کرو۔

بہر حال مجھے خوشی ہے کہ محترمی مولوی ابو العطاء صاحب فاضل نے یہ مجموعہ مرتب کر کے ایک اہم قومی خدمت سر انجام دی ہے۔ اور اب یہ قوم کا فرض ہے۔ کہ اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر کے اس کے فائدہ کو محدود نہ رہنے دیں اور دوسری طرف مولوی صاحب کا فرض ہے کہ اس کی کتابت اور کاغذ اور طباعت کو ایسی دیدہ زیب صورت دیں کہ روح کے حسن کے ساتھ جسم کا حسن شامل ہو کر ہر جہت سے دلکش وجود پیدا کر دے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان۔ حال رتن باغ لاہور ۲۹ ستمبر ۱۹۴۹ء)

فالتو روپیہ کس طرح پیدا کیا جائے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت جو مختلف اوقات میں حضور کی طرف سے آتی رہی ہیں۔ صدر انجمن نے ذیل کے طریق پر احباب جماعت کے فالتو روپیہ کو محفوظ کرنے کے لئے ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں ان میں سے ایک ذریعہ ایسا بھی ہے۔ جس سے نہ صرف یہ کہ روپیہ محفوظ ہے بلکہ ہر سال کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہتا ہے۔

۱۔ ایک طریق یہ ہے کہ صدر انجمن نے دفتر محاسب میں خزانہ برانچ کے ساتھ "صیغہ امانت" قائم کیا ہوا ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی شخص چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔

۲۔ دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ صیغہ امانت دفتر محاسب میں ہر شخص اپنی رقم غیر تابع مرضی رکھوا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بطور امانت رقم رکھوانے والا رقم رکھواتے وقت یہ تحریر لکھ دیتا ہے۔ کہ وہ یہ رقم کم از کم ایک ماہ کے نوٹس پر ہی برآمد کرائے گا۔ غیر تابع مرضی رقم جمع کروانے سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ بعض وقت انسان اپنے روپیہ کو جب چاہے اُسی وقت لے سکے۔ تو اُسے غیر ضروری امور پر بھی خرچ کر لیتا ہے لیکن غیر تابع مرضی روپیہ رکھوانے سے چونکہ روپیہ حاصل کرنے کے لئے ایک ماہ کا نوٹس دیا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں رقم برآمد کروانے والا سوچ سکتا ہے۔ کہ رقم کا مصرف ضروری ہے یا غیر ضروری اگر غیر ضروری ہو۔ تو وہ رقم برآمد نہیں کرواتا۔ نیز غیر تابع مرضی جمع کرائی ہوئی رقم پر زکوٰۃ بھی عائد نہیں ہوتی۔

۳۔ تیسرا طریق یہ ہے۔ کہ احباب جماعت سے روپیہ لے کر اس کے عوض مناسب جائداد رہن لی جاتی ہے۔ اور جو کرایہ اس جائداد مرہونہ کا آتا ہے۔ وہ اس شخص کو دیدیا جاتا ہے۔ جس کی رقم ہوتی ہے۔ اس طریق سے روپیہ بھی محفوظ رہتا ہے۔ اور اس پر سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں۔

۱۔ رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائے گی۔ اور اگر کسی اشد ضرورت کے ماتحت واپس کی جائے۔ تو جائداد مرہونہ کا کوئی کرایہ یا زرٹھیکہ ادا نہیں کیا جائے گا۔ جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط ۴ دیا جانا ضروری ہوگا۔ جو اصل میعاد کے ساتھ ختم ہوگا۔

۲۔ رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کی جائے گی۔ جس کی قیمت از روئے رہن مسعود چند ہو یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو۔

۳۔ رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں ہی رہنے دیا جائے تو دو ہزار کی جائداد پر ۵۰ روپیہ سالانہ کرایہ یا زرٹھیکہ ادا ہوگا۔ اور ایسی جائداد کم از کم ایک ہزار روپیہ پر رہن رکھی جائے گی۔

۴۔ رقم کی واپسی کے لئے فریقین کو مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دینا ضروری ہے۔

الف۔ ایک ہزار تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس۔

ب۔ ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کے لئے دو ماہ کا نوٹس۔

ج۔ دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس۔

۵۔ زرٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہوگا۔ جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے گا۔

(نظارت بیت المال)

اعلانِ رخصتانہ

مسعودہ بیگم بنت خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ ڈاکٹر عبد الصمد خان کے ساتھ مورخہ ۹ ر اکتوبر ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں عمل میں آئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک و بابرکت ہونے کی دعا فرما دیں۔

(اہلیہ چودھری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم)

پتہ مطلوب ہے

مکرمی سردار احمد صاحب ولد چودھری غلام علی صاحب آف شاہ پور رچھر ٹریننگ کے لئے گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب وہ وہاں سے واپس آ چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر وہ جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے نظارت کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو اس کے متعلق ذاتی طور پر علم ہو تو وہ بھی مطلع فرما دیں (نظارت بیت المال)

مکرم مرزا غلام رسول صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

(از مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے)

احباب کو الفضل کے ذریعے سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ بزرگوارم مرزا غلام رسول صاحب ریٹائرڈ جوڈیشل کمشنر مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۵۰ء کو صبح سوا پانچ بجے کے قریب اپنے حقیقی مولا کریم سے جاملے۔ آپ کو عید سے دو دن پیشتر پیٹ درد کا سخت دورہ ہوا۔ ڈاکٹروں نے یہ تشخیص کی کہ appendicular [illegible] پھٹ گیا ہے۔ اور اس کا فوری اپریشن ہونا چاہیئے۔ چنانچہ پشاور کے ہسپتال میں آپ کا اپریشن کیا گیا۔ لیکن زہریلا مواد سارے جسم میں سرایت کر چکا تھا جس کی وجہ سے مرحوم جانبر نہ ہو سکے اور اپریشن کے ۴۸ گھنٹے کے بعد آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ کالج میں طالب علمی کے زمانہ میں اکثر قادیان جایا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے مستفیض ہوا کرتے تھے۔ بیعت اگرچہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری سالوں میں ہی کی ہے لیکن اس سے کافی عرصہ پہلے ہی حضور کی خدمت میں آتے جاتے رہا کرتے تھے اور انہی ایام میں آپ نے ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ ابھی میں نے یہ فیصلہ تو نہیں کیا کہ آپ مسیح ہیں یا کہ نہیں لیکن میں اپنے لئے تو ضرور ایک مسیح کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضور کی زندگی میں ہی آپ کے دست مبارک پر شرف بیعت عطا فرمایا۔ حضور کے علمی لیکچروں میں آپ حاضر ہوتے رہے ہیں۔ میں آپ سے اکثر پوچھا کرتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کس چیز نے سب سے زیادہ آپ پر اثر کیا۔ تو آپ فرماتے تھے کہ حضور کی پاکیزہ زندگی، دینی غیرت اور انتہائی درجہ کے تقویٰ اور طہارت سے آپ بہت ہی متأثر ہوئے تھے اور اسی تقویٰ اور طہارت کی جھلک آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں نظر آئی اور اسی کا آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود میں مشاہدہ کیا۔ مرحوم خلافت ثانیہ کے شروع میں فوراً ہی مبایعین میں شامل نہ ہوئے تھے لیکن آخر کار انہیں یہ محسوس ہوا کہ غیر مبایعین کی اصل جنگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے نہیں بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہے تب آپ فوراً ان سے بددل ہو گئے۔ آخر ایک دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر انکشاف ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس وقت اللہ کے قرب کے سب سے بلند مقامات پر ہیں اور اسی انکشاف کی بناء پر آپ حضور کی بیعت میں شامل ہو گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان باتوں اور روایات کا کثرت سے ذکر کرتے رہتے تھے جو آپ نے خود مشاہدہ کیں یا خود آپ کی زبان مبارک سے سنیں۔

مرحوم صاحب رویاء کشف والہام تھے اور اپنے متعلق احمدیت کی آئندہ ترقیات کے متعلق اور اپنے عزیزوں کے متعلق اکثر باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر منکشف ہوتی رہتی تھیں اور ہم سب کے لئے آپ کا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ ایک بات جس کا میں نے مرحوم کے وجود میں بشدت مشاہدہ کیا ہے یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر غیر متزلزل ایمان اور یقین حاصل تھا۔ ایسا ایمان جو پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے ہلا دے اور یہی وجہ تھی کہ میں آپ کی صحبت میں بیٹھ کر ایک عجیب قسم کے روحانی اثر کو اپنے اندر نفوذ کرتے ہوئے محسوس کرتا تھا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحبت میں بیٹھ کر انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ ایک غیر مرئی نور میرے جسم میں داخل ہو رہا ہے اور میں آسمان روحانیت میں پرواز کر رہا ہوں۔ اسی قسم کی تاثیر کا احساس مجھے مرحوم کی صحبت میں بھی حاصل ہوتا تھا۔ میں جب کبھی بھی پشاور جاتا تو میرے بعض برادران اکثر حیران ہوتے کہ میں ان کی پر مذاق و تفریح والی مجلسوں سے کترا کر کیوں ہر وقت "میاں جی" کے پاس ہی بیٹھا رہتا ہوں۔ حقیقت یہ تھی کہ مجھے ان کی صحبت میں ایک روحانی غذا میسر آتی تھی۔ جو دل میں طہارت اور پاکیزگی پیدا کرتی تھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی صادقوں اور راستبازوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی حصول تقویٰ کا ایک ذریعہ ہے۔

مرحوم رات اور دن دعائیں کرتے تھے اسلام و احمدیت کی ترقی و شوکت کے لئے اپنے اہل وعیال و دیگر اقارب کے لئے دوستوں اور عزیزوں کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے تھے روزانہ بلا ناغہ تہجد کا التزام کرتے تھے۔ نفلی روزے کثرت سے رکھتے تھے۔ آپ کی دعاؤں میں اتنا سوز اور اتنی شدت والحاح ہوتا تھا کہ بسا اوقات یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے سینے میں ایک ہنڈیا ہے جو ابل رہی ہے۔ قریباً ہر نماز ہی میں آپ کو رقت کی حالت میسر آجاتی تھی۔ دعائیں اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ دعائیں ہی آپ کا اوڑھنا اور بچھونا بن گئی تھیں۔ آپ کی زندگی ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جنہیں ہم قبولیت دعا کے خارق عادت نشان کہہ سکتے ہیں۔

ہمیں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ میں بڑی قدرتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسے وقت میں جبکہ دنیوی اور ظاہری سامان بالکل مفقود ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ اپنی قادرانہ تجلی دکھاتا ہے اور خارق عادت رنگ میں دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ آپ کو اپنی دعاؤں کی قبولیت پر اتنا یقین تھا کہ بعض اوقات انتہائی جرأت اور دلیری سے کام لے کر اپنے آپ کو سخت مشکلات میں ڈال لیتے تھے اور آخر کار اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کر دیتا۔ جب آپ نے ایبٹ آباد میں مکان بنانے کیلئے زمین خریدی تو صوبہ سرحد کے ایک بڑے اور مقتدر غیر احمدی نے آپ پر مقدمہ دائر کر دیا کہ وہ زمین آپ نہ لے سکیں اور اس جگہ مکان نہ بنا سکیں۔ قانونی طور پر بظاہر آپ کا کیس بالکل کمزور تھا۔ اسی دوران میں ایک موقعہ پر اس مقتدر غیر احمدی کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے کہ "میں نے یہاں مرزائیوں کے قدم نہیں جمنے دینے"۔ یہ سن کر مرحوم نے اسے کہا کہ اب انشاء اللہ مجھے ضرور کامیابی ہوگی اور تم ذلیل اور رسوا ہوگے کیونکہ اب تمہارا مقابلہ غلام رسول سے نہیں بلکہ احمدیت سے ہے۔ چنانچہ عجیب تصرف الٰہی کے ماتحت اس مقدمہ کا فیصلہ آپ کے حق میں ہو گیا۔ اور فریق مخالف شرمندہ و ذلیل ہوا۔

فتنہ ارتداد ملکانہ کے موقعہ پر آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہا اور اپنی نوکری تک کو چھوڑ کر اس تبلیغی جہاد میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں گرانقدر خدمات سر انجام دے کر حضور ایدہ اللہ سے سند خوشنودی حاصل کی۔ وہاں آپ پر ایک فوجداری مقدمہ بنا دیا گیا۔ لیکن آپ نے اس میں ہر موقعہ پر انتہائی دلیری اور جرأت ایمانی کا نمونہ دکھایا۔ آپ کے برجستہ جوابات وکلاء اور حکام دونوں کو حیران و ششدر کر دیتے تھے۔ دوران مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ایک موقعہ پر آپ سے سوال کیا۔ تم کو یہاں کیا چیز لائی ہے؟

جواب۔ اسلام کا خطرہ۔

سوال:۔ اسلام کو کیا خطرہ؟

جواب۔ آپ عیسائی ہیں آپ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔

بے کسوں، مظلوموں اور غریب احمدیوں کی امداد کرنے کے لئے آپ کے اندر ایک خاص جوش ہوتا تھا اور آپ اس میں روحانی لذت و فرحت محسوس کرتے تھے بعض موقعوں پر آپ نے اپنی ملازمت تک کو خطرے میں ڈال کر صوبہ سرحد کی عظیم ترین شخصیتوں کے مقابلے میں بعض غریب مظلوم اور بے کس احمدیوں کی علی الاعلان مدد کی۔ ہائی کورٹ کے سینئر رینڈر رہنے کی حیثیت سے آپکو صوبہ کی تمام ماتحت عدالتوں کی پڑتال کے لئے بھیجا جاتا۔ کوئی حاکم یا جج جو مظلوم کی فریاد رسی میں غفلت اور کوتاہی دکھاتا تھا وہ آپ کی کڑی تنقید سے نہ بچ سکتا اور کئی سب جج و مجسٹریٹ وغیرہ آپ کی رپورٹس پر موقوف کئے گئے۔ ایک دفعہ آپ ایک افسر کی پڑتال کے لئے بھیس بدل کر گئے۔ اور ایک سائل کی حیثیت سے اس کے سامنے آئے۔ آپ سے سخت غیر مہذبانہ برتاؤ کیا گیا۔ اس پر آپ نے اپنا کمبل اتار دیا اور اپنے آپکو ظاہر کر دیا اور اپنی رپورٹ میں یہ درج کیا کہ اس شخص کا غریب اور بے کس لوگوں کے ساتھ سخت غیر منصفانہ و ناشائستہ سلوک ہے۔

آپ بہت بڑے مہمان نواز بھی تھے اور گھر میں مہمانوں کا عموماً تانتا بندھا رہتا تھا۔ لیکن کسی موقعہ پر آپ نے مہمان نوازی کو بوجھ محسوس نہیں کیا بلکہ بڑی خندہ پیشانی سے مہمانوں کی خدمت کرتے تھے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ میں اپنی شادی سے پہلے بھی مرزا عبد اللہ جان صاحب کے ہمراہ اکثر پشاور اور ایبٹ آباد جایا کرتا تھا۔ اور مرحوم اس وقت بھی ہمیشہ مجھ سے یوں پیش آتے تھے گویا میں ان کے گھر کا ہی ایک فرد ہوں۔ اور مجھے بھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ میں اپنے گھر میں ہی رہ رہا ہوں۔

آپ اپنے فن میں ماہر تھے اور بڑے سے بڑے افسر بھی آپ کی قانونی باریک بینی اور تبحر کے قائل ہوتے تھے اور آپ کی محنت، دیانتداری اور پاکیزگی کے معترف تھے اور اس وقت تک معترف ہیں۔ جس نوکری پر آپ تھے وہ گویا روپے اور دولت کی نہر تھی۔ لیکن آپ نے تمام ناجائز تصرفات سے ایسے شاندار طور پر اپنے آپ کو بچایا کہ یہ اغیار کی نظروں میں ایک حیران کن معجزہ سمجھی جاتی تھی اور اس وجہ سے اپنے اور بیگانے آپ کے لئے انتہائی عزت و احترام کے جذبات اپنے دلوں میں رکھتے تھے۔

ایک دفعہ صوبہ سرحد کے ہائی کورٹ کے چیف جج یعنی جوڈیشل کمشنر نے جو انگریز تھا آپ سے بعض ناجائز تصرفات میں مدد لینی چاہی۔ آپ نے صاف انکار کر دیا اور اس کی مخالفت کی۔ اس پر وہ آپ کا مخالف اور دشمن ہو گیا اور آپ کی ملازمت تک خطرے میں پڑ گئی۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ خود بھی رشوت لے اور اسے بھی دلائے۔ اس موقعہ پر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو آپ کو بتایا گیا کہ استغفار اور متواتر یہ دعا کرو کہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اور متواتر

تہجد پڑھو۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اٹھتے بیٹھتے رات اور دن اس دعا کا ورد شروع کر دیا۔ چند دنوں کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی آنکھیں انگارے کی طرح سرخ ہو گئی ہیں اور جس شخص کی طرف آپ دیکھتے ہیں وہ مر جاتا ہے اور وہ انگریز بھی آپ کے سامنے آیا اور مر گیا۔ چنانچہ چند دن کے بعد اس انگریز کو سل (T-B) کی مرض تشخیص ہوئی اور وہ چھٹی لے کر ولایت چلا گیا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا۔

صوبہ سرحد میں آپ از حد ہر دلعزیز تھے اور آپ کے رسوخ و تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا آپ کے جنازے پر اکثر عمائدین اور بڑے بڑے سرکاری افسران حاضر ہوئے۔ چنانچہ جنازے میں غیر احمدیوں کی تعداد احمدیوں سے کئی گنا زیادہ تھی۔ اور وفات کے بعد کئی دن تک گھر پر لوگوں کا تانتا بندھا رہا۔ جو تعزیت کی خاطر آتے تھے چنانچہ جو ڈویژنل کمشنر صاحب صوبہ سرحد و ایڈیشنل جوڈیشنل کمشنر صاحب و سیشن جج صاحب پشاور و دیگر عمائدین سب تشریف لائے۔ اور سبھی آپ کی محنت۔ دیانت داری اور بزرگی کے قائل ہوتے تھے اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔

قرآن کریم میں بعض لوگوں کے متعلق آتا ہے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ کہ بعض لوگ جب مرتے ہیں تو ان پر آسمان روتا ہے اور نہ زمین روتی ہے۔ مگر میں نے مرحوم کی وفات پر یوں محسوس کیا۔ آپ پر آسمان بھی رو دیا اور زمین بھی روئی۔ دیندار بھی روئے اور دنیا دار بھی۔ احمدی بھی اور غیر احمدی بھی۔

اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے متعلق بھی آپ نے نہایت ہی اعلیٰ نمونہ قائم کیا اور اپنی زندگی میں اپنے لڑکوں کو انتہائی تعلیم دلوائی۔ سلسلہ احمدیہ کے چندوں اور تحریکات میں آپ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اور آپ نے اپنا سارا مال دین کی راہ میں اور یا پھر اپنی اولاد کی تعلیم پر لٹا دیا کیونکہ اولاد کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلوانا بھی آپ اپنا دینی فرض سمجھتے تھے۔ اپنی زندگی میں ہی آپ نے اپنی تینوں لڑکیوں کی شادی کر دی۔ آپ کی درمیانی صاحبزادی کی شادی تو گذشتہ سال ہی ہوئی۔ آپ کے سب لڑکے سوائے چھوٹے لڑکے کے خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی زندگی میں ہی کسی نہ کسی مقام پر پہنچ گئے۔ آپ کے ایک لڑکے مرزا عبد اللہ جان پشاور میں سب جج و مجسٹریٹ درجہ اول ہیں اور اب سینئر سب جج ہو رہے ہیں دوسرے مرزا منصور احمد ایس۔ ڈی۔ او ہیں اور ایک اور لڑکے مرزا منظور احمد نے اسی سال گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ایس۔سی کا امتحان پاس کیا ہے۔ اس سے پیشتر وہ اپنے والد صاحب کی خواہش کے مطابق مولوی فاضل بھی پاس کر چکے ہیں اور ان کا ابتدائی تعلیمی زمانہ قادیان میں ہی گذرا ہے۔ سب سے بڑے لڑکے مرزا عبد الحفیظ بھی پشاور میں اچھی ملازمت میں ہیں۔ اور آبائی زمینوں وغیرہ کا انتظام بھی یہی کرتے ہیں سب سے چھوٹا لڑکا بشیر احمد ابھی سکول کا طالبعلم ہے۔

آپ کی طبیعت میں مزاح بھی کافی تھا۔ مگر نہایت لطیف و پاکیزہ۔ اور اپنے خاص دوستوں کی مجلس میں آپ خوب ہنستے اور اپنے پاکیزہ مزاح کا اظہار کرتے تھے۔ اگرچہ جہاں کہیں آپ دین و اخلاق کے خلاف بات دیکھتے تو آپ کی طبیعت میں سختی بھی از حد پیدا ہو جاتی اور اپنے اور بیگانے ہمیشہ آپ کی طبیعت کی سختی سے خائف رہتے تھے۔

جس دن آپ بیمار ہوئے اس دن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پشاور میں تار آئی تھی کہ کل ربوہ میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد فلاں وقت رکھا جائے گا۔ احباب جماعت مل کر دعا میں شریک ہوں۔ چنانچہ مرحوم حضور کے اس ارشاد کی اطلاع دینے کے لئے جناب شمس الدین خانصاحب کی معیت میں خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے اور وہاں کچھ دیر بیٹھے رہے اور وہیں سے واپسی پر آتے ہوئے راستے میں ہی آپ کو درد کا دورہ ہوا اور آپ گر گئے یہ آپ کی آخری بیماری تھی۔ اسی بیماری کی حالت میں جبکہ آپ بستر پر مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہے تھے۔ آپ کے فرزند مرزا عبد اللہ جان صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں کہا کہ کل مسجد میں پانچ بجے دعا ہو گی۔ حضور ربوہ میں مسجد کی بنیاد رکھیں گے تم نے اس میں ضرور شامل ہونا ہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ میں بھی اس میں شامل ہوں گا۔ گویا سخت تکلیف و کرب کی حالت میں آپ کو حضور کے ارشاد کو پورا کرنے کی ہی لو لگی ہوئی تھی۔ مرحوم کو بیماری کی حالت میں ہی احساس ہو گیا تھا کہ یہ میری مرض الموت ہے اور آپ نے کئی بار فرمایا کہ "اب میں جا رہا ہوں۔" پھر فرمایا "مالی قربانی خاندانی اور قوم کی ترقی کا ذریعہ ہے۔" آخر وقت تک قرآنی آیات اور دعاؤں کا ورد کرتے رہے اور نہایت اطمینان اور سکون کی گھڑیوں میں اپنی جان اپنے مولا کے سپرد کر دی۔ "مومن اگر تقویٰ و طہارت سے کام لے تو کبھی نہیں مرتا" اور "صالح بنو۔ متقی بنو۔ خدا تمہاری مدد کرے گا۔" آپ کے آخری الفاظ تھے۔

مجھے آپ کی وفات سے ایک دن پیشتر آپ کی بیماری کی اطلاع ملی تھی۔ اس کے بعد رات کو میں نے آپ کے لئے خاص طور پر دعا کی۔ عین صبح اس وقت جب کہ داعی اجل کو لبیک کہہ رہے تھے میں نے لاہور میں خواب میں یوں محسوس کیا کہ تذکرہ میرے سامنے آیا ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ "سَفِينَة" و "سَكِينَة" (غالباً یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بھی ہے۔ مگر مجھے یقینی علم نہیں) خواب میں میں نے اسے حضور کا الہام سمجھ کر ہی پڑھا۔

میں نے سکینۃ کے لفظ سے اچھے معنے ہی مراد لئے مگر سفینۃ یعنی کشتی کے لفظ سے دل میں دھکا بھی لگا۔ کیونکہ کشتی میں انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ انتقال کرتا ہے۔ پس شروع میں تو میں نے مرحوم کی صاحبزادی یعنی اپنی اہلیہ کو تسلی ہی دی۔ لیکن دن کے دو بجے کے قریب تار آگئی کہ آپ فوت ہو گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور سفینۃ سے مراد یہی تھی کہ آپ اگلے جہان کو جانے والی کشتی پر بیٹھ چکے ہیں مگر اطمینان اور سکینت کی حالت میں۔

میں جب بھی آپ کی صفات حسنہ پر یکجائی غور کرتا ہوں تو آنکھیں پر نم ہو جاتی ہیں اور بے اختیار منہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مصرع نکلتا ہے جو حضور نے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہا تھا کہ

"کم بزاید مادرے باایں صفا دُرِّ یتیم"

میرے لئے تو اس لحاظ سے بھی یہ صدمہ اندوہناک ہے کہ مرحوم میرے لئے خاص شفقت و محبت اپنے دل میں رکھتے تھے اور رات اور دن اور ہر نماز میں میرے لئے اور میری اہلیہ کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ ہماری ذرا سی تکلیف انہیں بے چین کر دیتی تھی۔ میری بیماری کی خبر ملتی تو نفلی روزے رکھ کر دعائیں شروع کر دیتے اور مجھ پر بعض موقعوں پر صرف اس لئے اظہار ناراضگی کیا کہ میں کیوں اپنی صحت کا خیال نہیں رکھتا۔

میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب تابعین کو ان صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ان کے سچے جانشین ثابت ہوں۔ اور ہم وہ خلف ثابت نہ ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَوٰةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ کہ ان کے بعد ایسے لوگوں نے ان کی جانشینی کی جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور ہوا و ہوس و شہوات کی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان عطا فرمائے اور ایمان پر ہی ہمارا خاتمہ ہو۔

آخر میں سب بزرگان جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دعا فرمائیں اور پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مرحوم کے نیک نمونے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وما علینا الا البلاغ یا ارحم الراحمین۔

انگریزی لباس اور حفاظتِ ریش

(۱) عرب صاحب نے انگریزی وضع قطع کے متعلق ذکر کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہئے ویسے ہی ظاہر میں بھی ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا چاہئیے جو انگریزی لباس کو یہاں تک اختیار کرتے ہیں کہ عورتوں کو بھی اس لباس اور وضع میں رکھنا پسند کرتے ہیں۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو اور پھر دوسرے اوضاع و اطوار حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند فرمایا ہے۔ اور تکلفات سے منع کیا ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۵۴)

(۲) عرب صاحب نے ڈاڑھی کے متعلق پوچھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "ہر ایک انسان کے دل کا خیال ہے۔ بعض ڈاڑھی مونچھ منڈانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں۔ مگر ہمیں اس سے ایسی سخت کراہت ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹوا دینی چاہئیے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھ دیا ہے۔"

(بدر ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ناظر تعلیم و تربیت

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۴/۹/۲۳ بروز جمعرات خاکسار کو تیسرا فرزند عطا فرمایا۔ یہ بچہ ڈاکٹر صوبیدار ظفر حسن صاحب کا نواسہ ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور سچا احمدی اور خادم دین بناوے اور بچہ کی والدہ جو ایک عرصہ سے پہلے ہی بیمار تھیں اور اب بہت کمزور ہو چکی ہیں انہیں بھی اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین خاکسار عبد الرحمٰن مبشر ونڈ پیرہ غازیخاں

ہمارے لئے درخواست دعا

خاکسار کے پھیپھڑوں کے زخم خدا کے فضل سے پہلے سے بہت ٹھیک ہیں مگر بخار۔ کھانسی میں کوئی فرق نہیں نیز ڈاکٹر صاحب نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے۔ میرے لئے درد دل کے ساتھ دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ اپریشن سے پہلے ہی مجھے صحت کلی عطا فرما کر اپریشن سے محفوظ رکھے۔ نیز خاکسار کی لڑکی عرصہ دو ماہ سے بخار میں مبتلا ہے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (مبارک احمد ٹی۔ بی لوئر وارڈ میو ہسپتال لاہور)

۲۔ میرا چھوٹا بچہ بعمر گیارہ ماہ ایک لمبے عرصے سے بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ آج کل حالت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ بچے کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حشمت نبی مجاہد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ)

۳۔ میں ڈیڑھ ماہ سے کئی قسم کی امراض اور ذہنی و دماغی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں۔ کہ میری طرح کی تکلیفیں اور بیماریاں دور ہو جائیں۔

(خاکسار دفتر الاربزنٹ کس نصیر احمد اسسٹنٹ پوسٹل کلرک منٹگمری)

کیا آپ نے تحریک جدید کا وعدہ ادا کر دیا ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماہ نومبر میں انشاء اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے سال نو کا آغاز فرما دیں گے۔ تحریک جدید کے تمام وعدہ کرنیوالے دوستوں کے وعدے اس سے قبل ادا ہو جانے ضروری ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ وعدوں کی ادائیگی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھاتا اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نبھائے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو وہ وعدہ کرے ہی نہیں۔ کیونکہ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں۔ کہ تم خوشی سے عہد کرو۔ اور پھر عملی رنگ میں اسے پورا نہ کرو.... میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر وعدہ پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ تو وعدے ہی نہ کیا کرو۔ اور اگر اپنی خوشی سے وعدہ کرو تو پھر چاہے موت آجائے چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے ان وعدوں کو پورا کرو۔"

مجاہدین تحریک جدید! آپکی موعودہ رقم کا انتظار ہے۔

نائب وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

یرموک اور اردن کے دریاؤں سے بجلی پیدا کی جائے گی

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ حکومت اردن نے ایک ایسے منصوبے پر اتفاق کیا ہے۔ جس کے ماتحت دس لاکھ پونڈ کے برطانوی قرضے کے ایک حصے کو نہروں کی ایسی اسکیموں پر صرف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس سے کچھ پناہ گزینوں کی آبادکاری ممکن ہو سکتی ہے۔ لیکن اس سلسلے میں بہت کم کام ہوا ہے۔ مصر اور کچھ دوسرے ممالک نے کچھ مدد دی ہے۔ لیکن سوائے اردن کے کسی عرب ملک نے کسی قسم کی مستقل آبادکاری کی تجویز قبول نہیں کی۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ یہ اسرائیل کا فرض ہے۔ کہ وہ تمام عرب پناہ گزینوں کو ان کی اصلی اراضی اور اصلی گھروں میں بحال کرے۔ وہ اسرائیل سے باہر ان پناہ گزینوں کی مستقل آبادکاری کی کوئی تجویز قبول کر کے اس پوزیشن سے ہٹنے کے روادار نہیں۔

یہی وجہ ہے۔ کہ مجلس اقوام کی طرف سے جو سروے کمیشن مسٹر گارڈن کلیپ کی رہنمائی میں اس غرض سے مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہا ہے۔ کہ بعد میں اس مسئلے پر مجلس اقوام میں اپنی رپورٹ پیش کرے۔ عرب ملکوں میں اس کا کوئی خاص خیر مقدم نہیں ہوا۔ یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ کیونکہ اندازہ کیا گیا ہے کہ ان پناہ گزینوں کی روٹی اور کپڑے کے لئے جو رقم موجود ہے۔ وہ سال کے آخر تک ختم ہو جائے گی۔ یہ مسئلہ فوری اہمیت کا حامل ہے۔ اور مجلس اقوام کے اسی اجلاس میں اس پر بحث ہوگی۔ واشنگٹن میں مسٹر بیون اور مسٹر ایچی سن بھی اس پر گفتگو کر چکے ہیں۔ ب۔ا۔س

مقررہ مقدار سے زیادہ راشن لینے والے

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ عملہ راشن بندی لاہور نے ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء کی جانچ پڑتال کے دوران میں مقررہ مقدار سے زیادہ راشن حاصل کرنے کا ایک واقعہ دریافت کیا۔ جس کی اطلاع پولیس کو بغرض مزید کارروائی کر دی گئی ہے۔

راشن ڈپوؤں کے کھلنے کے اوقات

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ اتوار مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء سے حدود راشن بندی لاہور میں منظور شدہ ڈپوؤں کے کاروباری اوقات حسب ذیل ہوں گے:۔

صبح ۹ بجے — ۱۲ بجے۔ پیر تک
شام تین بجے بعد دوپہر سے ۶ بجے شام تک۔

کشمیری پناہ گزینوں کی امداد

حکومت پاکستان کا شکریہ

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی لاہور برانچ کے صدر سردار محمد عالم خاں نے پناہ گزینوں کی جانب سے حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے لاہور کے کشمیری پناہ گزینوں کی امداد کی ہے۔ اور انہیں آزاد راشن دیا ہے۔

اس کے علاوہ صدر نے پناہ گزینوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پاکستان کی اقتصادی مشکلات کے باعث راشنوں کو غلط استعمال نہ کریں۔

مشرقی جرمنی کی وزارت

برلن ۱۳ اکتوبر۔ مشرقی جرمنی کی ریاست کے وزیر اعظم ہر آر گروٹ نے اپنی وزارت کے سترہ ارکان کا اعلان کر دیا۔ واضح رہے کہ یہ ریاست روس کے ایما پر قائم کی گئی ہے۔ پارلیمنٹ کے لوئر ہاؤس کے ۴۰۰ ارکان ہیں۔

آج کا اجلاس گورنگ کی وزارت ہوا بازی کے کمرہ میں ہوا۔ تین وزراء اور نائب وزیر اعظم نامزد کئے گئے ہیں۔ ممبروں کی اکثریت سوشلسٹ پارٹی سے لی گئی ہے۔

پنڈت نہرو امریکہ پہنچ گئے

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان واشنگٹن پہنچے۔ ہوائی اڈے پر صدر ٹرومین نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ صدر ٹرومین نے پنڈت نہرو کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسٹر وزیر اعظم مجھے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے بڑی مسرت ہوئی ہے۔ میں اپنی حکومت اور امریکہ کے عوام کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں نہ صرف آپ کا وزیر اعظم کی حیثیت سے خیر مقدم کرتا ہوں۔ بلکہ ایک قوم کے معزز لیڈر کی حیثیت سے بھی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی آمد سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہوں گے۔

ہوائی اڈے پر مسز وجے لکشمی پنڈت ہندوستانی سفیر اور دولت مشترکہ کے سفارتی نمائندے جن میں مسٹر اے۔ ایچ اصفہانی سفیر پاکستان بھی موجود تھے۔ پنڈت نہرو صدر ٹرومین کے مہمان ہوں گے۔ اور مسز وجے لکشمی کے مکان پر جائیں گے۔

ایم۔ ایلیوں میں گھونسہ بازی

شملہ ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل جب مشرقی پنجاب اسمبلی کے دو ارکان میں لابی میں بحث و تکرار کرتے کرتے گرم گفتاری ہاتھا پائی کی شکل اختیار کر گئی۔ حتیٰ کہ دونوں میں گھونسہ بازی کی نوبت آ گئی۔ لیکن فوراً ہی جنرل سیکرٹری لہنا سنگھ سیٹھی اور ایک اور ممبر نے مداخلت کر کے ان کو بیچ بچاؤ کرا دیا۔ اور دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیئے گئے۔

کمیونسٹ فوجیں کینٹن کے مضافات میں داخل ہو گئیں

ہانگ کانگ ۱۳ اکتوبر۔ آج کمیونسٹ فوجیں کینٹن سے صرف تین میل دور رہ گئی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ ہزاروں لوگ سراسیمگی کے عالم میں کینٹن سے بھاگ کر ہانگ کانگ پہنچ رہے ہیں۔

چینی اخبارات کا کہنا ہے۔ کہ مسلح کمیونسٹ نفتھ کالمسٹ گلی کوچوں میں لوگوں کو گولی کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ آج جنرل چیانگ کائی شیک چنگکنگ جاتے ہوئے کینٹن پہنچے۔ ہانگ کانگ میں حفاظتی انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ ہزاروں فوجی لوہے کے خود پہنے ان پناہ گیروں کی جانچ پڑتال کرتے رہے۔ جو بھاگ کر کینٹن سے ہانگ کانگ آ رہے ہیں۔ اس امر کا خاص بندوبست کر دیا گیا ہے۔ کہ چینی کمیونسٹ ہانگ کانگ میں داخل نہ ہونے پائیں۔ آج وہ پناہ گیروں میں روسی سفارت خانہ کے ۲۱ ملازم بھی تھے۔

ایک چینی اخبار "سن تاؤ" نے اعلان کیا ہے۔ کہ کمیونسٹ غیر منظم دستے کینٹن کے نواح میں داخل ہو چکے ہیں۔

مسٹر سہروردی پر اختلاج قلب کا دورہ

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ خان ممدوٹ کے خلاف الزامات کی تحقیقات خاص ٹربیونل کے سامنے شروع ہوئی۔ ابھی سماعت شروع ہوئے آدھ گھنٹہ ہی ہوا تھا۔ کہ مسٹر حسین شہید سہروردی پر اختلاج قلب کا دورہ پڑا۔ چنانچہ انہیں فی الفور البرٹ وکٹر ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اور سماعت ۱۸ اکتوبر ملتوی ہو گئی۔ بعد کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کی حالت بہتر ہے۔ خیال ہے۔ کہ آپ چند دن تک ہسپتال رہیں گے۔

ہندوستان کی سفری بس

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ عوام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کی سفری بس ۱۷ اکتوبر سوموار کو لاہور اور امرتسر کے مابین مندرجہ ذیل اوقات پر چلے گی۔

امرتسر کی سول لائنز پولیس سٹیشن سے روانگی بدھوار۔ جمعہ کے روز ۳ بجے شام۔

کمیونسٹوں اور دیہاتیوں میں تصادم

حیدر آباد ۱۳ اکتوبر۔ ایک اطلاع موصول ہوئی جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ضلع نلگنڈہ کے موضع ... میں کمیونسٹوں اور دیہاتیوں کے مابین تصادم ہوا۔ اس تصادم میں دو اشخاص جان سے ہلاک ہو گئے۔ اور تین زخمی ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹوں نے دیہاتیوں پر گولیاں چلائیں۔

کانٹون کمیونسٹوں کے سپرد

پیکنگ ۱۳ اکتوبر۔ خبر آئی ہے۔ کہ اتوار کو چینی کمیونسٹ چینی نیشنلسٹوں کے موجودہ دار الحکومت کانٹون کا نظم و نسق سنبھال لیں گے۔ یہ نظم و نسق اس معاہدے کی بنا پر سنبھالا جائے گا۔ جو کانٹون کو جنگ کی تباہیوں سے بچانے کے لئے دونوں فریقوں میں ہو گیا ہے۔ اور نیشنلسٹ اپنے لئے کوئی اور جگہ ہیڈ کوارٹر بنا لیں گے۔

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے حکومت لنکا کی درخواست پر جو ۹۳ مواشی لنکا بھیجے تھے وہ بخیریت کولمبو پہنچ گئے ہیں۔ انہیں اب لنکا کے مختلف فارموں میں تقسیم کیا جائے گا۔

مسٹر حمید نظامی کا استعفیٰ

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر حمید نظامی ایڈیٹر "نوائے وقت" نے پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے سیکرٹری کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

انہوں نے ایک بیان بھی دیا ہے۔ جس میں انہوں نے ایڈیٹرز کانفرنس کی مجلس قائمہ کے اجلاس میں ایک قرارداد پیش کی۔ کہ حکومت اخبارات کے خلاف سیفٹی ایکٹ استعمال نہ کرے۔ یہ قرارداد منظور نہ ہو سکی۔ کیونکہ بعض اصحاب جنہوں نے اس قرارداد کی حمایت کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے اس کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لیا۔ جب خواجہ شہاب الدین کی طرف سے انہیں یہ یقین دلا دیا گیا۔ کہ اخبارات کے خلاف سیفٹی ایکٹ استعمال نہیں کیا جائیگا۔ چونکہ میں اس قرارداد کو عام اجلاس میں پیش کرنا چاہتا تھا۔ سیکرٹری کی حیثیت سے پیش کرنا اچھا نہ تھا۔ اس لئے میں نے مسٹر الطاف کو اپنا استعفیٰ بھیج دیا۔ انہوں نے مجھے لکھا۔ کہ میں اپنے فیصلہ سے احتراز کروں۔ نئے آرڈیننس کے پیش نظر یہ ضروری ہے۔ کہ میں استعفیٰ دیدوں۔ تاکہ اس کی مخالفت میں ...

سرگودھا میں کیوبہ کھانڈ کا نرخ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب شاہ پور نے سرگودھا کے لئے کیوبہ کھانڈ کے تھوک و پرچون نرخ بالترتیب ۹-۲-۹ روپے ۹-۱۰-۳۰ مقرر کئے ہیں۔ بھلوال خوشاب۔ نوشہرہ۔ ساہیوال اور نور پور تھل کے تھوک بیوپاری علی الترتیب ۱-۴-۰ روپیہ ۱-۱۲-۰ ۰-۱۳-۱ روپیہ ۲-۰-۱ روپیہ اور ۲-۰-۲ روپے ان نرخوں کے علاوہ وصول کریں گے۔

تمام ضلع کے ڈپو ہولڈر ہر پانچ میل کے فاصلہ یا اس کے کسی حصہ کے لئے موازی دو آنے فی من اس قیمت پر اضافہ طلب کر سکتے ہیں۔ جس قیمت پر وہ تھوک دوکانداروں سے کھانڈ خریدیں۔ چنگی کے محاصل اس کے علاوہ ہوں گے۔

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فرقہ اسماعیلیہ کے مذہبی رہنما سر آغا خاں اگلی جنوری کے آخر میں کراچی آئیں گے۔